
AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume. VIII
1923
LUCKNOW
۱۹۲۳
اودھ پنچ
अख़बार अवध पंच

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

جو صاحب حکیم تلسی پرشاد ڈاکٹر دال کی بنائی ہوئی کتاب تجربات تلسی کا مطالعہ کرینگے وہ اپنی اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت آسانی سے کرنے کے قابل ہو جاوینگے اور اگر وہ چاہیں گے تو نسخوں اور علاجوں سے سیکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے جن میں ہزاروں دوا و غذا کے نسخے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔ قیمت فی کتاب مجلد عہ علاوہ محصول۔

مفت لو۔ جو صاحب اس تحریر کو دوسروں کو دکھا کر مجھے خط بھیجیں گے انکو ماہواری رسالہ صحت مفت بھیجا جاویگا۔

المشتہر: منیجر دفتر رسالہ صحت علی گڑھ شہر یوپی

فولاد طلا۔ یہ لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور یہی قوت پیدا کرتا ہے۔ تندرست اور معمولی مریضوں کے لیے عجب تماشا اسکے کھانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور دورہ والی کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے۔ چند روز استعمال سے پوری خوشحالی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بکس صہ نمونہ کا بکس صرف عہ مع محصولڈاک۔

مارٹل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۳ رنگون ملک برہما

رقت منی اور نامردی کیلیے

مدن منجری گولیاں

یہ دوا عرصہ تیس سال سے تمام دنیا میں شہرت حاصل کر چکی ہے جو دوا پیشاب یا احتلام یا کسی دوسرے مادہ منی کو خارج ہونے سے بند کر کے مجرب ہے۔ یہ دوائی کسی سال اور کو بھی نئے سرے سے جوانی بخشتی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ چھوٹی بیاسے، بارہ ڈبیہ لعہ، علاوہ محصول۔

مفت - مفت

وید ودیا

دولت تندرستی اور ازدواجی تبدیل کی تشریح کی کتاب ۲۰۰ صفحہ کی ۱ محصول ڈاک لگاکے بھیں یا نا سمجھنوں کی ضرورت ہے۔

ملنے کا پتہ

راج وید نارائن جی کیشو جی ہیڈ آفس جامنگر کاٹھیاواڑ برانچ بمبئی کلکتہ مدراس

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بالا توبان کی دوا

کٹ کھانسی ہیضہ دست شول مسلگر منی سخت درد پیٹ کا درد تے، جی متلانا، بچوں کے سوکھے پیلے دست دودھ پھینکنا انفلوئنزا وغیرہ بیسیوں روگوں کی ایک بیمثال دوا ہے جس سے صرف چند قطرے پانی میں ڈال کر پینے سے ایک ہی خوراک میں پورا فائدہ دکھاتی ہیں قیمت فی شیشی عہ ڈاک خرچ بارہ شیشی ایک ساتھ خریدنے سے ڈاک محصول معاف۔ وید ڈاکٹر، حکیم اور عطاروں کو نمونہ مفت ملے گا۔

دو در و نج کیسری امسن داد کی دوا

بلا کسی جلن اور تکلیف کے دو گھنٹے میں آرام کرنے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ۳ شیشی ایک ساتھ منگانے سے محصول ڈاک خرچ معاف۔

بال سدھا

کمزور اور دبلے پتلے اور بیمار بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانا ہو تو اس میٹھی دوا کو منگا کر پلائے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ اور ڈاک خرچ ۵

بڑی فہرست ہر ایک کو منگانے پر مفت ملیگی ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

دنیائے صحافت میں حیرت انگیز اضافہ

روزنامہ

"انقلاب زمانہ" ہے

جو کلکتہ سے روزانہ زمانہ کے دفعتاً بند ہو جانے پر ملک اور قوم کا متفقہ و متحدہ اصرار پورا کرنے کے لیے یکتائے زمانہ، مشہور روزنگار اہل قلم مولانا کیفی چریاکوٹی سابق ایڈیٹر "زمانہ" کی قلمی سرپرستی میں نئی شان اور بانکپن کے انداز کے ساتھ نکل رہا ہے۔

"زمانہ" نے مولانا کی سرپرستی کے جو چند دن چلے تھے انہیں اس نے ملک کے اندر جو قابل فخر اقتدار حاصل کر لیا تھا اس کی اظہار کی ضرورت نہیں۔ **انقلاب زمانہ** انہی جادو رقم قلم کی آبیاری سے سرسبز و شاداب ہے۔ اسمیں اضافہ یہ ہوا ہے کہ عربی، ترکی، فرانسیسی، جرمن اخبارات کی خبریں براہ راست حاصل کرنے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

ملک کے اندر اس آب و تاب کا اور اتنی زبانوں سے ترجمہ اور اقتباس کرنیوالا دوسرا اخبار نہیں کافی سرمایہ اور وافر سامان اس کے لیے مہیا کئے گئے ہیں۔

ایک اخبار میں ہر قسم کی دلچسپی کا لطف اٹھانا ہے تو **انقلاب زمانہ** دیکھئے۔

چندہ سالانہ عـہ فی شماری سہ ماہی للعہ ہے یہ اخبار کی حیثیت سے کچھ نہیں

منیجر "انقلاب زمانہ"

سراج بلڈنگ، اسلامیہ سٹی پور روڈ

کلکتہ

روزانہ اخبار ایشیا دہلی

یہ اردو کا روزانہ اخبار ایسی شان سے نکل رہا ہے کہ ملک کو اردو، ہندی اور بڑے بڑے انگریزی اخبارات نے بھی اسکی تعریف کی ہے آزادانہ اور قابلیت کے ساتھ پولیٹکل اور قومی وغیرہ معاملات پر بحث کیجاتی ہے روزانہ تار منگانے کا ایسوسی ایٹیڈ پریس سے براہ راست انتظام ہے۔ ولایت کے اخبارات سے چیدہ مضامین کے ترجمے نکلتے ہیں۔ اہل ملک میں قومی جوش پیدا کرنے کیلیے گزشتہ ہندو تواریخ کے حالات کا روزانہ ایسا سلسلہ نکلتا ہے جو ابھی اخبارات میں نہیں نکلا۔ دنیا بھر کی خبروں کا مجموعہ ہے۔ گزشتہ تواریخ اسلام کا بھی ایک سلسلہ ہر روز نکلتا ہے۔ اس اخبار کو بہت پسند کیا گیا ہے۔ اسکے ایڈیٹر مشہور کہنہ مشق اخبار نویس طوطی ہند پنڈت راج نرائن جی ارمان دہلوی کوشٹ شاستری ہیں۔ جنکا نام سے اہل ملک بخوبی واقف ہیں آپ دیکھا ہو تو مجھے منگا کر دیکھئے۔

(منیجر روزانہ اخبار ایشیا دہلی)

جلد ۸ نمبر ۳۴
مضامین غیر
جمعہ ۷ ستمبر ۱۹۲۳ء

جمعیت و انتشار کی معجون مخالطت

ایام برسات میں نوع انسان کی فلاح و خوشحالی کے سامان منتظمہ کے ساتھ ساتھ اسکی تکلیف و پریشانی کے اسباب بھی از خود مہیا ہوتے رہتے ہیں یعنی جہاں رحمت الٰہی اسکے واسطے خورش و پوشش وغیرہ کے ذخائر بیش بہا معرض وجود میں لاتی ہے وہاں اسکی کرب و اذیت کے لیے مچھر پسو اور دیگر حشرات الارض بھی بے تعداد و بیشمار ولا تعداد پیدا کر دیتی ہے۔

ادھر سوہا ہواؤں کے تو خوشگوار جھونکے اور امنڈنے والی گھٹاؤں کے پر لطف مناظر دل ہائے جمہور و طان کو بڑی دلدادگی بخشتے ہیں۔ ادھر حبس آفتاب کی شرر انگیزیاں بدن کو موم کے مانند گداز کر کے روح کو تحلیل کرتی رہتی ہیں غرضکہ موسم بارش میں نوش و نیش۔ عذاب و ثواب کے اثرات مختلف پہلوؤں سے عمل آرا ہو کے انسان کی راحت و اذیت کا موجب ہوتے رہتے ہیں۔

اچھا جناب! یہ تو فصلی ٹھنڈی گرمیوں کی مختصر سرگذشت ہو گئی۔ اب ذرا دوسرے آثار رسالت کو لطف بھی سماعت فرمایئے۔ سو یہ کہ شب کے وقت مطلع صاف یا ابر آلود ہونے کی حالت میں ہم بام پر بیٹھے مرے خواب نوشین کے مزے لے رہے ہیں کہ ناگاہ ابر سحاب نے باریدن و ترادیدن کا مصدر گردانا شروع کر دیا۔ اٹھے بستر تہ کیا چارپائی بغل میں دابی اور جھٹ مکان کے اندر داخل ہوئے وہاں پہنچتے ہی بھچھروں نے مزاحمت شروع کر کے اپنی مسلمہ شجاعت کا اظہار۔ مصداق سے پشہ تے سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی جب قصہ خوں کو آئے تو پہلے پکار دے۔ اب جائیں تو کہاں جائیں اور کسکریں تو کیا کریں۔ آہ اثنا سکونت کے سوا کوئی دوسرا اوٹل۔ لیجا و مسکن نہیں۔

جہاں پناہ گزین ہو کے اوقات گزاری کریں۔ ناچار جان پر کھیل کے وہیں کھاٹ ٹیک کر کے "قلعہ بندی" کی ٹھہرا دی۔ اب کیا تھا! بھچھروں کا نعرہ زنی کے ساتھ حملہ اور ہم! خوب جم کے مقابلہ ہوا۔ خدا بہتر یکے وہ بھی ہماری خون آشامی سے شرابور ہوئے اور ہم بھی انکی مذمت میں اپنے ہاتھ لال کیے۔ یہ سب کچھ ہوا لیکن ہم نے اپنی جگہ نہ چھوڑی۔ ع

آفریں باد بریں ہمت مردانۂ ما

اگر ایک دن ہوتا تو ہم اپنی اس مردی و مردانگی پر بجا طور سے نازاں بھی ہو سکتے تھے۔ مگر یہ تو روز کا جھگڑا ٹھہرا۔ ہم تنہا یک بینی و دو گوش اور وہ شمار میں مور و ملخ سے بھی زیادہ۔ اندریں حال مقابلہ و مجادلہ سے ان پر غلبہ پانا اپنی قدرت معلومہ کے امکانات سے بسا بعید ہے۔ یہ تو اندھیر کی بات ہے کہ یکا نات ہمارے اور ہم انکے مالک و مختار بے دل۔ مگر یہ موذی مچھر ہیں انکے حق وکت سے ناواجب طور پر بید خل کیے دیتے ہیں۔ تو نہیں۔ اللہ الوقت بھی اس بات ہماری حق رسی۔ امداد۔ معاونت۔ حمایت و دستگیری سے بے طرح معذور ہیں۔ عجب بے بسی و بیکسی۔ مایوسی و نا امیدی کا معاملہ ہے۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ سنا اس نہایت ہی اضطراب کی حالت میں جناب ڈاکٹر گور اور حضور دولت صاحب بہادر یاد آئے۔ شاید وہ از راہ کریم النفسی و انسانی ہمدردی ہماری اعانت کے طور پر ایک بل انسداد و مظالم پشگان کے لیے منضبط کر کے اور اسے قانونی کونسل کی منظوری کا خلعت پہنا کے اس ستمرانی و بیضا بطگی کا سد باب در فعاد فرادیں۔ ورنہ یہاں تو

سے قطع امید ہے اور یاس نظر آتی ہے
صورت یاس بھی اب جبکہ بگڑ جاتی ہے

اگر صاحبان ممدوح بطریق مذکورہ صدر ہمارے رفع تکالیف کا موجب ہوئے تو ہم اہرین وزبان ہو کر انکے مدح میں تر زبان و شیریں اللسان و عذب البیان ہو گی اور انکی قوت کانوں سازی کے انہار کے لیے ہاتھ ہمیشہ البیمہ کہتا رہے ہم ہر لحظہ دعائی و دستہ بھی رہےنگا۔

راقم میر سنگھ تبسم گوردی

سیاحت گلزار خیال

آج صبح کو مذہب کے وقت نیاز مند چمنستان خیال کی سیاحت سے اپنی طبیعت کو مسرور کر رہا تھا کہ اثنائے گلگشت میں جذبات مذہب ہنود سے صاحب سلامت ہو گئی۔ مزاج پرسی و حال جنین کے بعد جذبات مذہب نے مجھے بتایا کہ اس گلستان سدا بہار میں ایک پھول سب پھولوں کا افسر ہے جو عرف عالم میں شاہ گل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس کی رائحہ روح پرور مشام جان کو معطر کر کے دماغ کو تسکین عطا کرتی ہے اور اس کے دیدار سعادت آثار میں قدرت نے یہ خاصیت ودیعت کی ہے کہ نوشت کی دید بکلفت فولادی ہو جاتی ہیں۔ مزید براں قوم کی خوش قسمتی سے اگر اس کے گرے پڑے اوراق دستیاب ہو جائیں تو ان کے باقاعدہ استعمال سے ملک ہند میں وسعت پذیری و ارتقائے قومی کا بلا مبالغہ طوفان آ جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ شاید تمہیں تا ایندم اس نخل الوجود و بہ منفعت شے کی زیارت کا موقع سعید نصیب نہیں ہوا لہذا تمکو اس کے حصول سے بے بہرہ نہ جانا چاہیے مختصر آنکہ میں اپنے اربان مراحل اشتیاق یعنی جذبات مذہب کی معیت و رہبری میں اس لطیف مقام پر فائز ہو گیا جہاں کہ اس گل حمیدہ کا وزن جھرو کہ دریچۂ دیدار تھا۔ پاسبانان و باغبانان نے دور ہی سے بجا آوری مراسم ادب و تعظیم کی نسبت تنبیہ کی جس کی تعمیل فوراً عمل میں لائی گئی۔ غرضکہ خدا خدا کر کے گل کے جمال مبین کے مشاہدہ کا شرف حاصل ہوا فی الحقیقہ میرے لئے وہ ایک نہایت ہی عجیب و دلکش دلاویز و پر بہار منظر تھا کہ جس کا مفصل بیان حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس دوچند پر لذیذ گل رعنا کے تحیر خیز نظارہ دو اطوار پسندیدہ نے مجھے ذرا دیر کے لیے بیخود۔ محو حیرت دنیا و مافیہا سے بے خبر بنا دیا۔

طور پہ حضرت موسیٰ ہو گئے بیہوش کھاکر
جلوۂ یار کہ ہاں ابھی دیکھا کیا ہے

ہوش میں آنے پر لاکھ انھیں جذبات مذہبی کے ہمراہ اس گل خوبرو کے عشق و محبت کا ترشے دل میں لے کر رخصت ہوا۔ راستہ میں جذبات مجھ سے اپنے رفیقانہ طریق سے دریافت کیا کہ یہ تو فرمائیے کہ اس گل سرسبد خوباں کا کوئی خاص نام بھی ہے یا یہ عمومیت کے ساتھ ہی شاہ گل ہی کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ عرف تو اسے شاہ گل ہی کہتے ہیں مگر اصلاً اس برکت آمود گل کا نام محمد ہی ہے۔ ابھی تک میں کا طرح چھایا ہوا۔ ہی وہ گل بیکار روانہ کار رفتہ تھا۔ لیکن گزشتہ مرحلہ کی آپ بیتی کی مرافقت نہ سے تعجب انگیز طریقے خاموش شگفتہ کرکے شہرۂ آفاق و محو حیرت بنا دیا۔ اسقدر ہمکلا اسکو گفت و شنید ہو نے تک وہ مقام آگیا جہاں سے میرا اور جذبات کا ساتھ ہوا تھا اب اس جگہ سے سلسلۂ تقریر ختم ہوکے میرا ان کا رستہ مختلف ہوگیا یعنی وہ اپنی راہ گئے اور میں اپنے راستے جانے لگا۔

حضرابھی اسی بوستان تخیل میں تا خار نسرین و نسترن کی لذت اٹھاتا ہوا خراماں خراماں چلا جارہا تھا کہ سمت مقابل سے تبلیغ ملت اسلام کو جہاں جہاں تشریف لاتے ہوئے دیکھا۔ انکی خدمت مبارک میں بھی حسب معمول گلدستۂ تسلیم و تعظیم پیش کیا گیا جسے انھوں نے بخندۂ پیشانی قبول کرلیا۔ تبلیغ صاحب نے برسبیل تذکرہ ارشاد فرمایا کہ آؤ میرے ساتھ چلو تو ہم تم کو اس باغ میں ایک گل نوشگفتہ دکھلاؤں گی کہ جو اپنے رنگ و بو کے اثر سے قلیل ہی مدت میں ہندو مسلم اتحاد کے خیمۂ واحد میں خیرگی و انتشار پیدا کردے گا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر دو اقوام کے مابین نفاق و مغائرت کا دریا موجیں مارنے لگے گا جس میں سوراج کی نمودار ہونے والی کشتی ایک نا معلوم عرصہ کے لیے غرق ہوکے تہنشین ہوجائے گی۔ میں نے ہنستے ہوئے عرض کیا کہ آپ مجھے ایسے گل کے دیدار و نظارۂ جمال سے محروم ہی رہنے دیجیے کہ جو اپنے اندر ایسی خطرناک خرابیاں

پنہاں رکھتا ہو۔ انھوں نے فرمایا کہ نہیں اسکا خیال بھی تو اپنے خیال میں ہے تبلیغ الغافلین و نہایت ہوگا۔ آخر کار میں انکے اصرار شفقت پر بادل ناخواستہ انکے ہمراہ ہولیا اور راستہ کے تھوڑے ہی پھیر بدل و تغیر و تبدل کے بعد میں اسی شاہ گل کے قدر سبز تخت پہ جا پہنچا جس کا کہ نہ جذبہ مذہبی کی رفاقت میں ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے معائنہ کر چکا تھا۔ اب گل مذکور کا دوسرا پہلو دیکھنے سے پہلے تمام محاسن معائب میں تبدیل ہوتے ہوئے دکھائی دیے اور ملکات روحیہ کا تعجب ہوتا ہوا نظر آیا۔ میں نے کہا کہ میں ابھی اس پھول کا روشن پہلو دیکھ ہی چکا تھا مگر آپ کی عنایت سے اسکا دوسرا رخ بھی دیکھ لیا جیسے بیٹھیں آپ کا بدل شکر ادا ہوں۔ مجھے تو اسکا اصلی نام محمد ہی بتایا گیا تھا۔ مگر آپ بھی بتائیں کہ آپ اپنی اصطلاح میں کس نام سے پکارتی اور یاد کرتی ہیں؟ فرمایا کہ میں تو اسے شتر دھ کہا کرتی ہوں اور مذہب اسلام میں یہ اسی نام سے شہرت پذیر بھی ہے! میں نے کہا کہ جذبات مذہبی اور آپ نے مجھے جداگانہ طور پر ایک ہی پھول کی دو متضاد صورتیں دکھلائیں جو میرے نزدیک بجائے خود تباہ کن و اتحاد شکن ہیں۔ میری رائے میں اب آپ دونوں رہنمایان قوم کو مصالحت باہمی و مفاد ملکی کے لحاظ سے اپنی اپنی کارگزاریوں سے باز آجانا چاہیے اور لطف اور مزہ جیسے ہیں خورشید و موسیٰ جیسی خوش ہر دو مرتبہ آزمودہ اقوام کو اپنے حال پہ چھوڑ دینا چاہیے۔ مس تبلیغ الاسلام اسکا کچھ جواب نہ دینے پائی تھیں کہ دفعتہ رعد کی گھن گرج آواز نے خیالات کے عالم میں برہمی پیدا کردی۔ نظرگاہ کا نقشہ منقلب ہوگیا۔ جذبات ملاقی تو پہلے ہی رخصت ہو چکے تھے۔ اب تبلیغ صاحبہ بھی مفارقت کرکے میرے خیال و قیاس سے گریاں و وہم سے بالاتر ہوگئیں۔ مگر دامن یادداشت میں گلستان خیال کی سیر کے چند پھول ضرور باقی رہ گئے جو

ناظرین تمکین کی تفریح طبائع کے لیے مضمون کی شکل میں ہدیۃً نذر کیے جاتے ہیں۔ قبول فرمائے جائیں۔

راقم — نیر سنگھ نعیم گوردی

ریویو

عصر جدید۔ روزانہ کلکتہ: پہلے بڑے چار صفحات پر نکلتا تھا اب ۸ صفحہ پر نکلتا ہے یعنی مضامین اور ضروری خبروں کی اب بھی گنجائش نکل آئی ہے۔ اگر عصر جدید کا مطالعہ نہ کیا تو ان اللہ انسان عقل سمرسی کی یادداشت اٹھائے گا۔

جذبات احمق۔ یہ ایک ۸۰ صفحہ کی خوبصورت کتاب ہے۔ جو بھیونڈی کے جناب غلام مصطفیٰ صاحب مشہور احمق کی نظموں کا مجموعہ ہے آپ کی ظرافت شاعری ہرگز حماقت کی حد تک نہیں پہونچی بلکہ آپ اپنے رنگ میں خوب کہتے ہیں اور آپ کی شاعری مفید مطالب سے خالی نہیں ہوتی۔ بہرحال کلام احمق مول لینے والے کبھی پچھتائیں گے نہیں ہم اسکا ذمہ لیتے ہیں۔ البتہ ذری ایک بات کھٹکتی ہے یہ لکھنے والے نے آپ کو امام الاحرار کا لقب دے دیا ہے۔ یہی لقب ہمارے مکرم مولوی محی الدین صاحب آزاد کا بھی ہے۔ قیمت فی جلد عہ بھیونڈی مجیروار [illegible] ضخامت حقیقت مشتر تیہ معرفت بار ضلع بارہ بنکی سے طلب فرمائیے۔

حضرت رشید۔ لکھنؤ کے مشہور خوش گو شاعر اور مرثیہ گو جناب پیارے صاحب رشید کی سوانح عمری مع تصویر و انتخاب مرثیہ رباعی و قصائد و غزل۔ مولفہ سید آغا شہر صاحب لکھنوی۔ یہ کتاب نہایت محنت سے تیار کی گئی ہے۔ حضرت رشید خاندانی شاعر اور بلند پایہ شاعر تھے۔ آپکے تلامذہ نہایت کثرت سے ہندوستان میں موجود ہیں۔ قیمت علاوہ محصول عہ مقرر ہے۔ اور نیر اور رہ بیج بک ڈپو سے مل سکتی ہے۔

المستیات

ماقیمانِ سیاسی

تمہ ۱۰ اگست ۱۹۲۳ء

گر تو اے مدح خوانِ اہلِ فرنگ — در پئے شادی آمدی اندر جنگ
دور ہے راہِ منزلِ سوراج — جان من کے رسی بہ ترکیب لنگ
گر خوری جرعہ از مئے کونسل — شیشہ ننگ مازنی بر سنگ
لطف در تعلق حکام — دست بازاں نمی کنند درنگ
اول از پردہ خودی بدر آئے — بعد ازاں ممبری کونسل جا جنگ
کونسل کا گروپ اگر دیکھے — مانی از خود نہان کنند ارژنگ
چلے قانون کا اگر خنجر — کفن کشتگاں نیابد رنگ
تو تو ہیں یہ کا نام ہے کونسل — بیکس و باکسے نہ صلح و نہ جنگ
گر گئے کونسل کے جنگل میں — مُنے تو اندر ہان وحشی و پلنگ

دشمن اپنوں کا غیر کا ہو دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

دختر کہیں کہ بے حجاب رسید — راست اندر دل خراب رسید
گر مس اسکول کے تصدق میں — میں کہ آں شوخ بے نقاب رسید
شوخ چشمی پہ ان کی دل یہ جلا — تو نیا سیخ ما کباب رسید
چوں نظر کرد گل بہ شلوارش — از حیا بر رخش گلاب رسید
پیٹ اپنا پھلا کے نکلی جب — ایں حکایت بہ شیخ و شاب رسید
کوئی بولا تو لے کے بس پاپوش — بر سرش از دو عتاب رسید
کیوں دیا تو نے ذاتیات میں دخل — کیوں کہا تو نے بے حجاب رسید
ہنس کے بولا کہا تدین خوان — آدمی چوں بہ ماہتاب رسید
چوں رہ عقل را خطا کردم — من دیوانہ را خطاب رسید

دیکھ تعلیم کا تماشا دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

در بیابان درد حیرانیم — راہ شہر دو دانے ندانیم
دو دنی بھی ہے ایک دام بلا — می ندانیم تا چہ مرغانیم
ہے میں اطلس کبھی کبھی گاڑھا — گہ امیریم و گاہ دربانیم
پونچھی کا غذ سے ہو پچے مسجد میں — گاہ ترسا و گہ مسلمانیم
گوئی چلوا کے پونچھے خود آنسو — گاہ دردیم و گاہ درمانیم
جا تیوں کو پہنا کے پا خطاب — گاہ گریان و گاہ خندانیم
کبھی کالے کلوٹوں میں شامل — گاہ ناظر بروئے خوبانیم
کبھی کرتے ہیں تہمد کے تو کبھی — بلبلِ گلشنِ خراسانیم

پریا مو ختم تمبو رس — رکھے فیروزیں سے دانیم
جیسا موسم ہو ویسا بن جا دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

تھا جس پہ مدہ حکومت باز — حب اہل وطن سے آیا باز
جس کسی نے چڑھایا جامِ حرص — بہکتا ہے بہوش نامہ باز
آنکھیں سلوائے ہمارے قوم سے — کیوں نہ کھیلے شکار شل باز
چارہ سازی کی تجھ کو کیا پروا — نامہ در ہند چرں کئی آغاز
از دل و جان نثار ناوک حرص — جان فدا می کنند اہلِ نیاز
چوں نظر ی کنم بہ نقش رخت — طمع و آزند ما بہ بیم باز
ہو کے دیوانے ڈھونڈتے پھرتے — دل محمود را بہ زلف ایاز
بوریا اک بچھا کے بیٹھے آپ — پیش دولت سرائے صف راز
کان سوراخ در سے چپکا کے — سنئے صاف آرہی ہے یہ آواز

آپ زندہ جہاں زندہ دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

اے دل دشمنان ز روئے تو شاد — زید رشوت سے کرے گھر آباد
ہے کے تیشہ تو بانده کس کر تنگ — کوہ دل کھودیں کے تو فرہاد
پھر تو ہے کیا مجال اٹھائے سر — در جہاں ہیچ بندہ آزاد
یاد کر دہر چوں تو فرتہ نہے — از ازل تا بہ تدید و نژاد
بخشے سرکار یا نہ بخشے سبھے — بہ توانی زدن دم ایجاد
پھنس گیا جب پولیس کے پھندے میں — سر و دستے نیست آنکہ سر ننہاد
گورے حاکم کے پاس میں جو گیا — کہ کردوں تیرے ظلم کی بیداد
لے کے ڈنڈا وہ نکلا بنگلے سے — بولا او میں ڈم کردے نہ فساد

جاکے بن جاؤ تم پولیس کا دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

(باقی آئندہ)

داقف

حریف سے یہ ست ظریف زبردست آہست شاہ پوری

مولانا پنچ کی نوٹ بک

گونڈا جلال (گونڈہ ضلع) یعنی اودھ کا وہ مشہور خطہ جس نے تمام ہندوستان میں بسکٹ بنانے والوں کے ہم سو بچانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے اب ایسا صفدر جنگ ہو گیا ہے کہ وہاں کے مسلمان زبردستی ہندوؤں کے مندروں میں گھستے پھرتے ہیں اور مورتیاں غائب کر دیتے ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ کا جدید نامہ نگار روزنامہ پرچہ "انقلاب" ناقل ہے کہ اس بلوے میں ابتدا مسلمانوں کی طرف سے ہوئی۔ ۲۲۔ اگست کی رات کے ۸ بجے تعزیے سڑکوں سے گزر رہے تھے کہ مسلمان ایک مندر میں گھسے اور لوٹ مار کر دی ہندوؤں نے انتقامی کارروائی کی۔ اگر یہ سچ ہے تو علی غول کا بیلا کارنامہ ہے۔ اتفاق و اتحاد کے معنی ہی جب کہ پرایا اپنا سمجھے۔ اگر غیرت ہوئی تو مال غیر پہ تصرف کرتے تکلف ہوتا۔

لوگ کہتے ہیں اب خدا جانے یہ کہاں تک سچ ہے کہ حضرات مادی نے ہندوستانیوں کی طبیعت کا فاکا

رہنمائے عالم

نئی قسم کی بڑھیا و عجیب دنیاوی انسائیکلوپیڈیا علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ جسمانی۔ روحانی۔ تمدنی۔ ظریفی۔ مجلسی۔ دلچسپی۔ شاعری۔ قانونی۔ ریاضی۔ طبی۔ تواریخی۔ مذہبی۔ صنعتی اور تجارتی معلومات کا پوشیدہ اور مخلص خزانہ جس کو دنیا کے مشہور عالموں کی تحقیقات اور مفید معلومات کے بہترین نتائج کو نہایت مستند عبارت اور نقشہ جات اور اعداد و شمار کے ساتھ انسانی ترقی کے ہر پہلو کے لیے اکٹھا کیا گیا۔ یہ نایاب خزانہ ہر گھر اور لائبریری میں موجود رہنا از بس ضروری ہے۔ کاغذ سفید موٹا حجم ۲۷۵ صفحہ قیمت ایک روپیہ ۸ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ بصورت ناپسندیدگی کتاب کی قیمت واپس کر دی جائے گی۔

مضمون صوبیدار رشید حسن سنگھ مقام و ڈاکخانہ کوسلی ضلع رہتک

وزیر اعظم کے سامنے کھینچا تھا اور امید تھی کہ شاہزادہ ولیعہد کے تشریف لاتے ہی پھر دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا مگر اتفاق کی بات ہڑتال زور کر گئی۔ اور وہ افسرانِ اعلیٰ کے سامنے خفت اٹھانی پڑی۔ بہت مشکل سے اب ہندوستانیوں کی طبیعت کا اصلی حال دکھانے میں کامیابی ہوئی۔ سنگھٹن کا مسئلہ خاص ہمارے کرم فرما کا طبع زاد مسئلہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس لمبے بڑی تھکا فضیحتی لوٹ مار جوتی پیزار سے وائسرائے اور صاحب کے تجربہ کو صحیح تسلیم کریں گے۔

حکایت۔ ایک بادشاہ کے دربار میں کسی وزیر نے اپنے وطن کے گیہوؤں کا حال بیان کیا کہ اتنے بڑے درخت ہوتے ہیں جن میں ہاتھی چھپ جاتا ہے۔ لوگ ہنسے بادشاہ بھی مسکرایا گیہوؤں کی تیاری کا زمانہ دور تھا جب کھیتی کاٹنے کا وقت قریب آیا تو وزیر نے خاص آدمی بھیج کر گیہوں کے درخت کٹوا منگوائے اور بادشاہ کی خدمت میں پیش کیے۔ بادشاہ نے دیکھا اور فرمایا کہ جس بات کی سچائی ایک سال میں ثابت ہو اسے منہ سے نہ نکالنا چاہیے۔ اگر افسران چاہیں تو اپنے پرانے یار غار کو یہی نصیحت کر سکتے ہیں۔ ہاں بیچارے ہندوستانی اسی طرح تختۂ مشق بن گئے جس طرح نیم حکیم کے ہاتھوں مریض۔ اب بھی وقت ہے اگر ہندوستانی راجہ رام پال سنگھ تعلقدار رامپور ضلع پرتاب گڑھ کی صدائے اصلاح خیز پر لبیک کہیں اور بجائے خونریزی کی تدابیر ایجاد کرنے کے امن و آشتی کی فکر کریں ورنہ یار لوگ تجربہ کرتے کرتے ہندوستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ راجہ صاحب کی رائے ہے کہ ہر ضلع بلکہ ہر مقام پہ پانچ ہندو پانچ مسلمان ممبروں کی کمیٹی بنائی جائے یہ ممبر ذی اثر بے تعصب منصف مزاج اور ذی ہوش ہوں اور تبلیغ اور شدھی وغیرہ کے جھگڑے کو فرو کر دیا کریں۔ ورنہ ملک کا جوبن جنگلوں میں پڑ جائے گا۔ سنا ہے کہ راجہ صاحب نے تجویز پیش ایں اشاعت کو قبول کر لیا ہے کہ آگے بڑھیے ہم بھی ساتھ دینے کو تیار ہیں اور وہ ایک ضلع کا نفرنس منقریب منعقد کرنے والے ہیں۔

گلانے تو خیر لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اب تعزیہ پر جھگڑا ہونے لگا مانا کہ وہ ایک ایسے مظلوم کی یادگار ہے جس نے لڑائی کی چھیڑ اپنی طرف سے نہ ہونے دی اور بہت سے ہندوؤں نے اس کی مظلومی سے متاثر ہو کر تعزیہ داری شروع کر دی۔ برہمنوں کا ایک گروہ حسینی برہمن کے نام سے نامزد ہے۔ کچھ نہیں

دل ناخواستہ عذر بسیار

بیا سر پر بھی غصہ آ جانے کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستانی آبادی مذہبی و سیاسی مزاج ہوتی جاتی ہے۔ ایک نواب صاحب نے اپنی بیگم صاحبہ سے کہا تشریف رکھیے جناب!

بیگم: کیا کہا۔ جناب! اب تم گالیاں بھی دینے لگے۔

نواب: "جناب بھی کوئی گالی ہے؟"

بیگم: "بزرگوں کو جناب کہتے ہیں کہ نہیں؟"

نواب: "ہاں کہتے ہیں۔"

بیگم: "پھر تم نے کیا سمجھ کے جناب کہا۔ خواہ مخواہ گالی چڑھائی اے بی سلائی ذری جناب (صاحب) سے پوچھو تو سہی مجھے انھوں نے جناب کہا ہے میں نگوڑی باہر تو نہیں ہوئی ہوں؟"

ابے لاکھ لاکھ خوشامدیں کرتے ہیں بیگم جھکتے پر ہاتھ دھرنے نہیں دیتیں "ہٹو بیٹھو خدا کی قسم جو تم نے ہاتھ لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں۔ وہ صاحب رات جینا بھی بتاتے ہو اور وجود بتانے پر بھی تلی ہیں۔"

الغرض خدا نہ کرے جو دل برا ہو جائے۔ ان حالات پر نظر کرتے ہوئے اگر کوئی مخالف یہ کہے کہ "یہ منہ اور مسور کی دال!" تو اس کا جواب نہ علی غول کے پاس ہے نہ سنگھٹن کے پاس۔

حضرت! ڈاکخانہ کی نا تمیز سے وہ کاغذ پتہ طلب فرمائے روانہ کیا جائے۔ پارسل بھیجا تو خیر مگر واپسی بہت مشکل ہے۔



انوکھی گھڑی

مسٹر پنچ: کیوں بھئی کیا وقت ہے؟

گھڑی ساز: برا وقت ہے - اور میں شرط کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں ہمیشہ ایک ہی وقت رہیگا بشرطیکہ اسکے چکر میں جو کچھ اٹکا ہے یوں ہی اٹکا رہے۔

مرض ہیضہ سے نجات بخشنے والے معدن ادویہ

... جیات

[illegible]

حب قاؤنجیر

[illegible]

فہرست کلاں طلب فرمائیے مفت روانہ ہوگی

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

۶۔ [illegible]

۷۔ [illegible]

۸۔ [illegible]

۹۔ [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

منیجر دواخانہ معدن الادویہ ۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

امراض وبائیہ و ہیضہ سے حفاظت کرنیوالے سے کوحریت دینیوالے مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

[illegible]

عرق ہاضم ترنجبین

[illegible]

پتا پتہ و نام صاف لکھئے اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین صاحب جج ... [illegible]

[illegible]

علم الاخلاق ... [illegible]

[illegible]

مجلد قیمت مع محصول ڈاک ...

[illegible]

شمس

شرائط ایجنسی

(۱) ... پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے واجب ... کی واپسی مدفوت کردی جائیگی

(۳) ... سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائے ...

(۴) بحساب ... کرنا ہوگا اور ... کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں ... باہتمام حکیم محمد ... سے شائع ہوا